REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP. 23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۱۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۶۰ روپے، ششماہی ۳۰ روپے، ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے، فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516.

ہفت روزہ بدر قادیان 143516

یکم رمضان المبارک ۱۴۱۰ ہجری — ۲۹ امان ۱۳۶۹ ہش — ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی درازی عمر خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے توانر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

رمضان المبارک کی عظمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ ع ۲۳)

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حدیث

"حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں:-
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

" شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تذکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوت سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لیکر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی قریب آگیا ہے وہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچیگی کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔"

وہ علم دے کہ جس سے عرش بریں ہلے
وہ عقل دے کہ جس سے صداقت کا گل کھلے (فضل)

قادیان میں

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا نہایت مبارک انعقاد

رپورٹ مرتبہ مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب

الحمد للہ جشن تشکر کے سال میں جلسہ مصلح موعودؓ شایان شان طریق سے ۲۰ فروری ۱۹۹۰ء کو منایا گیا جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد و زن نے شرکت کی مردوں کا پروگرام مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن کے تحت منعقد ہوا جبکہ خواتین کیلئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس مبارک جلسہ کا آغاز زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہ عزیز رفیق احمد صاحب مدراسی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا کلام "تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا سب سے پہلے مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد نے بعنوان "پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر" تقریر کی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض دوسرے بزرگان امت کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چلہ کشی اور حضرت مسیح موعودؑ کی اس سلسلہ میں تفصیلی پیشگوئی کا تذکرہ کیا۔ دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "زمین کے کناروں تک اسلام اور اشاعت قرآن" کے عنوان پر ۲۰ منٹ کی آپنے تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی اس سلسلہ میں عظمت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ تمام دنیا میں قائم ہونے والے مشن ہاؤسز کے اعداد و شمار بتاتے ہوئے بتایا کہ اداروں کے ذریعے سے قرآن کریم کے عظیم الشان تراجم و تفاسیر دنیا کے کونے کونے میں پھیلائی جا رہی ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ نے اس سلسلہ میں انعامی چیلنج بھی دیئے مگر

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

ازاں بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور جماعت کا قیام اکٹھے ہی وجود میں آئے۔ آپ کے ذریعے ہی حقیقی اسلام کا پیغام اور برکات تبلیغ کے ذریعے چپہ چپہ زمین پر پھیلیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں جماعت پھیلی اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ خلافت ثالثہ اور رابعہ بھی آپ کے ہی شجر طیبہ کا پھل ہیں جن سے برکات وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں باہمی نظم و ضبط کی برکات جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و پیشوایان مذاہب کا انعقاد علاوہ ازیں آپ کے وجود سے پیدا ہونے والی مختلف قسم کی برکات کا تفصیلی ذکر کیا۔

آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کا انکشاف ہونے پر ہونے والے تاریخی جلسوں اور حضرت مصلح موعودؓ کے دعاوی کا تفصیلی ذکر کیا اور اسلام و احمدیت کی ترقی و اشاعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی مقاصد عالیہ میں فائز المرامی نیز ضروری اعلانات باقی صفحہ ۹ پر

میر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ ؍ امان ۱۳۶۹ ہش

رمضان المبارک سے وابستہ عظیم الشان نشانات

رمضان المبارک کی عظمت کا یہ بھی ایک نہایت ایمان افروز پہلو ہے کہ صداقت اسلام کے عظیم الشان نشانات بھی اسی ماہ مبارک کے ساتھ وابستہ ہیں۔

"غار حرا میں" حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم پر جب قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا۔ اس وقت بھی رمضان المبارک کے ایام تھے

"جنگ بدر" جو صداقت اسلام کا بڑا پر وقار نشان تھی۔ یہ جنگ بھی رمضان المبارک میں ہی لڑی گئی۔

"فتح مکہ" جو صداقت اسلام کا بے نظیر، پر عظمت، اور عالمگیر نشان ثابت ہوا وہ بھی رمضان المبارک میں ہی ظہور پذیر ہوا۔

"ظہور مہدی" کا عظیم الشان نشان جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیرت ناک پیشگوئی کے مطابق چاند سورج گرہن کا نشان چودھویں صدی ہجری میں منظر عام پر آیا وہ بھی رمضان المبارک میں ہی منصہ شہود پر آیا ؎

رمضان میں شمس و قمر گہنا تو گئے دیکھ
آنا تھا جسے لے کے نشاں آ تو گیا ہے

حدیث نبوی سید الاولین والاخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (ترجمہ از عربی) "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں، یہ نشان کسی اور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا (یعنی تیرھویں تاریخ میں کیونکہ چاند گرہن کے لئے خدائی قانون میں تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تواریخ مقرر ہیں) اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن ہوگا (یعنی اسی رمضان کے مہینہ میں اٹھائیس تاریخ کو کیونکہ سورج گرہن کے لئے قانون قدرت میں ستائیس، اٹھائیس اور انتیس تواریخ مقرر ہیں) اور یہ دونوں نشان کسی اور مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں" (دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

بزرگان امت سلف صالحین نے اس حدیث نبوی کو بڑی اہمیت دی ہے ہر وہ تصنیف جس میں آخری زمانہ کی علامات بیان کی گئی ہیں اس میں اس حدیث کا تذکرہ موجود ہے چنانچہ فتاویٰ حدیثیہ حافظ ابن حجر مکی، احوال الآخرت حافظ محمد لکھوکے، آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان صاحب حنفی، حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب، عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی، قیامت نامہ فارسی، علامات قیامت مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی، اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب، مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی اور شیعہ حضرات کی معتبر کتب بحار الانوار اور اکمال الدین اور ان کے علاوہ اور بہت سی کتب میں یہ عظیم الشان پیشگوئی بڑی آب و تاب سے موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اس نشان کے پورا ہونے کے لئے چشم براہ تھا۔

چنانچہ ۱۸۹۰ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے باذن الٰہی مہدویت کا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا اور ۱۸۹۴ء میں بمطابق ۱۳۱۱ ہجری میں ٹھیک معینہ تاریخوں کو آسمان پر سورج چاند کو گرہن ہوا۔ اور حضور نے اسے اپنی صداقت کے لئے بڑی تحدی سے پیش کیا ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکے

بقیہ بیان یہ نشان ظاہر ہونے پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال اور کذاب بلکہ اکفر رکھا تھا ..... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳) ؎

اے لوگو مسیحا کے زماں آ تو گیا ہے
جو ڈالتا ہے مردوں میں جاں آ تو گیا ہے

بے نظیر پیشگوئی حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "درحقیقت آدم سے لے کر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے۔ (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہونا۔ (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے۔ تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اول درجے میں ہے جن کی نسبت آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا کا مضمون صادق آ سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک اس کی نظیر نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

پس ہر سال رمضان المبارک احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے مابین کھلا کھلا امتیاز کر کے دکھا دیتا ہے کہ کون لوگ علی وجہ البصیرت رمضان المبارک میں داخل ہو رہے ہیں اور کون لوگ اللہ تعالیٰ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے نظیر اور پر عظمت نشان آسمانی کو ٹھکرا کر اس ماہ مبارک میں داخل ہو رہے ہیں ؎

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار (درثمین)

(عبد الحق فضل)

تیری برکت سے ہمیں حاصل ہوا ہے امتیاز

مہدی موعود تجھ پر ہوں خدا کی رحمتیں
ہر گھڑی نازل ہوں تجھ پر آسمانی برکتیں

تیرے دم سے گلشن اسلام پر آئی بہار
گلستان مصطفےٰ پر آگیا پھر سے نکھار

تو نے ہم کو زیب دو دنیا میں کیا ہے سرفراز
تیری برکت سے ہمیں حاصل ہوا ہے امتیاز

عشق دین مصطفےٰ تو نے سکھایا ہے ہمیں
شربت وصل و بقا تو نے پلایا ہے ہمیں

نور فرقاں سے ہمیں تو نے منور کر دیا
خالق و مالک کی الفت سے معطر کر دیا

شرک و بدعت کی غلامی سے نکالا ہے ہمیں
نیکی و تقویٰ کی راہ پر لا کے ڈالا ہے ہمیں

بھٹکی روحیں تیرے آنے سے ہوئی ہیں شاد کام
تیرے آنے سے ہوئے مردے خدا سے ہمکلام

تو نے مومن کو عطا کی ہے نئی اک زندگی
اور سکھائی اسے اپنے خدا کی بندگی

طالب دعا: خواجہ عبد المومن
اوسلو ناروے

قسط دوم

ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سائنسدانوں کا بدلتا ہوا رجحان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء عیسوی

از مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد اللہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

نوٹ :- پہلی قسط بدر کے جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۹ء میں ملاحظہ فرمائیے

قرآن مجید نے ہستی باریتعالیٰ کی یہ بھاری دلیل دی ہے کہ اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی (۴۳ : ۵۳)

یعنی "ہر ایک چیز کی انتہا آخر ایک ایسی ہستی پر ہوتی ہے کہ جس کو انسان اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لا سکتا اور وہی خدا ہے۔

نیز قرآن مجید فرماتا ہے :
اَوَلَمْ یَرَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

یعنی "کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندہ کیا ہے۔ پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے؟

PHYSICS کے ایک اہم اصول سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سے نہیں ہے LAW OF ENTROPY فزکس کا ایک ثابت شدہ اہم اصول ہے۔ اس اصول کے ماتحت اگر گرم اور ٹھنڈی چیزیں ساتھ ہوں تو گرم چیزیں اپنی توانائی ٹھنڈی چیزوں کو دے دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک عرصہ کے بعد سب کا TEMPERATURE یکساں ہو جائیگا لہٰذا اگر یہ کائنات ہمیشہ سے ہوتی تو سب اشیاء کا یکساں TEMPERATURE ہوتا اور بہت ہی کم TEMPERATURE ہوتا اور کسی قسم کی توانائی ممکن نہ ہوتی اور زندگی ممکن نہ ہوتی۔

DR. EDWARD LUTHER KESSEL جو امریکہ کی UNIVERSITY OF CALIFORNIA میں BIOLOGY کے پروفیسر ہے وہ فزکس کی LAW OF ENTROPY اور ASTRONOMY کی یہ تحقیق کہ اس کائنات کی محدود عمر ہے۔ ان پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

"IF ONLY ALL SCIENTISTS WOULD CONSIDER THE EVIDENCE OF SCIENCE HERE DESCRIBED WITH THE SAME HONESTY AND LACK OF PREJUDICE WITH WHICH THEY EVALUATE THE RESULTS OF THEIR OWN RESEARCH, IF ONLY THEY WOULD LET THEIR INTELLECTS RULE THEIR EMOTIONS; THEY WOULD BE COMPELLED TO ACKNOWLEDGE THAT THERE IS A GOD. THIS IS THE ONLY CONCLUSION THAT WILL FIT THE FACTS. TO STUDY SCIENCE WITH AN OPEN MIND WILL BRING ONE TO THE NECESSITY OF A FIRST CAUSE, WHOM WE CALL GOD." (EVIDENCE)

یعنی "اگر تمام سائنسدان سائنس کی شہادت جو یہاں بیان ہوئی ہے اس پر دیانتداری سے توجہ دیں جس دیانتداری سے اور غیر متعصب طور پر وہ اپنے ریسرچ کے نتائج پر توجہ دیتے ہیں اور اگر وہ اپنے جذبات کو عقل کے ماتحت رکھیں۔ تو وہ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ ایک خدا ہے۔ یہی ایک واحد نتیجہ ہے جو حقائق کے مطابق ہے۔ سائنس کا کھلے دماغ سے مطالعہ کرنا اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ ایک FIRST CAUSE یعنی پہلا سبب ماننا ضروری ہے جس کو ہم خدا کہتے ہیں"۔

CHEMISTRY بھی اس نظریہ کی مخالف ہے کہ یہ کائنات ہمیشہ سے ہے۔ کیمسٹری کے پروفیسر DR. JOHN CLEVELAND COTHRAN CORNELL-UNIVERSITY, U.S.A. لکھتے ہیں :-

"CHEMISTRY DISCLOSES THAT MATTER IS CEASING TO EXIST SOME VARIETIES EXCEEDINGLY SLOWLY, OTHERS EXCEEDINGLY SWIFTLY. THEREFORE, THE EXISTENCE OF MATTER IS NOT ETERNAL. CONSEQUENTLY MATTER MUST HAVE A BEGINNING" (EVIDENCE P. 41)

یعنی CHEMISTRY سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ مادہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ مادہ کی بعض اقسام دیر سے نابود ہوتے ہیں اور بعض اقسام جلد نابود ہوتے ہیں سو مادہ ہمیشہ سے نہیں ہے لہٰذا مادہ کی ابتداء ماننا پڑتا ہے"۔

RADIO ACTIVE عناصر کی موجودگی بھی بتاتی ہے کہ مادہ ہمیشہ سے نہیں ہے (EVIDENCE P.۱۳۴)

الغرض ASTRONOMY, PHYSICS, CHEMISTRY, GEOLOGY سب اس نظریے کی تردید کرتے ہیں کہ یہ کائنات ہمیشہ سے ہے۔ یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ جو سائنسدان خدا کو نہیں مانتے وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں کہ کائنات کا ابتدائی مادہ ۱۵ یا ۲۰ ارب سال پہلے کہاں سے آیا؟ اس سلسلہ میں ایک روسی سائنسدان DR. V. N. KOMORUV کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں :-

"A MATERIAL PHILOSOPHY DOES NOT RECOGNIZE THE IDEA OF CREATION OF THE PHYSICAL WORLD BY CONSCIOUSNESS, BY A SUPREME BEING ...... IF WE AGREE THAT THE UNIVERSE BEING STUDIED TODAY ORIGINATED TWENTY BILLION YEARS AGO THEN IT IS IMPORTANT FROM A PHILOSOPHICAL POINT OF VIEW, TO ACKNOWLEDGE THE OBJECTIVE NATURE OF THIS PROCESS AS COSMIC STAGE IN THE SELF-EVOLUTION OF MATTER. IT IS THE TASK OF CONCRETE SCIENCE TO UNDERSTAND AND DESC[illegible] THIS PROCESS IN PHYSICAL TERMS"
(THE FASCINATING ASTRONOMY. P. 137).

یعنی مادیت کا فلسفہ یہ نہیں مانتا کہ کوئی ذی شعور بالا ہستی نے پیدا کیا ہے۔ اگر ہم یہ مان لیں کہ موجودہ کائنات ۲۰ ارب سال پہلے وجود میں آئی تھی تو فلسفیانہ نقطہ نگاہ سے اُسے مادہ کے خود بخود تدریجی ارتقاء کا ایک مرحلہ تصور کیا جائے گا۔ یہ ٹھوس سائنس کا کام ہے کہ وہ اس PROCESS کو سمجھے اور طبعیات کی رُو سے اس کی تعبیر کرے۔

اس اقتباس سے یہ واضح ہے کہ خدا کا انکار کرنے والوں کے پاس سائنس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ وہ محض اپنے فلسفہ کی بنیاد پر خدا کا انکار کرتے ہیں۔ وہ موجودہ سائنس کے ذریعہ اس کا جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ ابتدائی مادہ کہاں سے آیا اور محض اپنے فلسفہ کی بنا پر یہ امید لگائے ہوئے ہیں کہ مستقبل کی سائنس اس کا جواب دے دیگی۔ اگر مستقبل کی سائنس یہ بتا بھی دے کہ اس مادہ کا کیا مبدأ تھا تو خدا کو ماننے والے پھر یہ سوال کریں گے کہ وہ مبدأ کہاں سے آیا؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیت کریمہ وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" وان الی ربک المنتھی یعنی تمام سلسلہ علل و معلولات کا تیرے رب پر ختم ہوتا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے کہ نظر تعمق سے معلوم ہوگا کہ یہ تمام موجودات علت و معلول کے سلسلہ سے مربوط ہے اس وجہ سے دنیا میں طرح طرح کے علوم پیدا ہو گئے ہیں۔ کیونکہ کوئی حصہ مخلوقات کا نظام سے باہر نہیں۔ بعض بعض کے لئے بطور اصول اور بعض بطور فروع کے ہیں۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ علت یا تو اپنے ذات سے قائم ہوگی یا اُس کا وجود کسی دوسری علت کے وجود پر منحصر ہوگا۔ اور پھر یہ دوسری علت کسی

اور علت پر ۔ وعلیٰ ہذا القیاس ۔ اور یہ نہ جائز نہیں کہ اس محدود دنیا میں علل و معلول کا سلسلہ کہیں جاکر ختم نہ ہو اور غیر متناہی ہو تو بالضرورت ماننا پڑا کہ یہ سلسلہ ضرور کسی اخیر علت پہ جاکر ختم ہو جاتا ہے ۔ پس جس پر اس تمام سلسلہ کی انتہا ہے وہی خدا ہے ۔ آنکھ کھول کر دیکھ لو کہ آیت وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی اپنے مختصر لفظوں میں کس طرح اس دلیل مذکورہ بالا کو بیان فرما رہی ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ انتہا تمام سلسلہ کی تیرے رب تک ہے ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

یہ کائنات خودبخود اتفاق سے نہیں بن گئی

دوسرا نظریہ کہ یہ کائنات خودبخود اتفاق سے بن گئی یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ ہماری کائنات میں اس قدر ترتیب اور عقلمندی اور حکمتیں پنہاں ہیں کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کچھ اتفاق کا نتیجہ ہے اس ضمن میں سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرتا ہوں اور اس کے بعد سائنسدانوں کے خیالات

قرآن مجید فرماتا ہے :۔

" انتم اشد خلقا ام السماء بنٰھا "

(۲۸:۷۹)

یعنی کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کو جسے اس (خدا) نے بنایا ہے

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

" اللہ تعالیٰ ہمیشہ نظام عالم کو اپنی ہستی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو کیا تمہیں اس عظیم الشان نظام سے یہ نظر نہیں آتا کہ اس میں ایک خالق کا ہاتھ کام کر رہا ہے اور ہر ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کا محتاج ہے ۔ کوئی چیز اپنی ذات میں منفرد نہیں ہے ۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ یہ دنیا اس طرح بنی ہے کہ ذرے آپس میں جُڑ گئے اور اُن ذروں کے آپس میں ملنے سے آہستہ آہستہ یہ عظیم الشان دنیا تیار ہو گئی ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے مان لیا دنیا مختلف ذرات کے مجموعے سے بنی ہے مگر اُن ذروں کے آپس میں ملنے سے یہ کس طرح ہو گیا کہ جہاں آنکھ کی یہاں ضرورت پیش آتی ہے تو میلوں میل پر اُس ضرورت کو پورا کرنے کا سامان موجود ہوتا ہے ۔

بے شک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ایٹمز (ATOMS) کے ملنے سے یہ دنیا بنی لیکن اگر اس دنیا کا کوئی خدا نہیں تو یہ کس طرح ہوا کہ وہ ذرے آپس میں اس طرح ملے کہ اس طرح بنی نوع انسان کو ضرورت تھی اور اس جگہ ملے جہاں انسان کو کوئی ضرورت پیش آنے والی تھی ۔ ذروں کا آپس میں ملنا اتفاق ہو سکتا ہے لیکن اُن ذروں کا آپس میں مل کر ہر انسانی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان مہیا کر دینا یہ اتفاق نہیں ہو سکتا بلکہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کارخانہ عالم کے پیچھے کوئی اور ہستی کام کر رہی ہے ۔ ہم اگر ایک چمڑا پڑا ہوا دیکھیں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ چمڑا یہاں اتفاقی طور پر آ گیا لیکن اگر ہمیں ایک بوٹ دکھائی دیتا ہو جو اس چمڑے سے بنا ہوا ہو ۔ پھر ہمیں وہی چمڑا کہیں صوفوں پہ لگا ہوا نظر آئے کہیں کرسیوں اور زینوں پر لگا ہوا دکھائی دے تو ان ساری چیزوں کو ہم اتفاق نہیں کہہ سکتے ۔ پس نظام کلی اتفاق نہیں ہوتا جزئی چیز کو بے شک اتفاق کہا جا سکتا ہے ۔ پھر ہم دیکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے ایک طرف آنکھ بنائی اور اُس آنکھ میں یہ مادہ رکھا کہ وہ بغیر روشنی کے نہیں دیکھ سکتی تو دوسری طرف کروڑوں کروڑ میل پر سورج بنا دیا تاکہ آنکھ اُس روشنی کے ذریعہ ارد گرد کی چیزوں کو دیکھ سکے ۔ اب بھلا اس کو کون اتفاق کہہ سکتا ہے ؟ یہی حال اور ضروریات انسانی کا ہے ۔ کوئی انسانی ضرورت ایسی نہیں جو طبعی ہو اور اُس کے پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا نہ فرمائے ہوں ۔ بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے انسانی نفس میں ہی رکھ دیئے ہیں بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے انسان کے ارد گرد رکھ دیئے ہیں ۔ اور بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے کروڑوں کروڑ میل پر پیدا کر دیئے ہیں ۔ بہر حال ہر انسانی ضرورت کو پورا کرنے کے سامان اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کئے ہوئے ہیں اور یہ نظام اپنی ذات میں ایسا مکمل ہے کہ اس ساری تفاوت کو ملا کر کوئی شخص یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتا کہ یہ سب کچھ اتفاقی ہو گیا ہے ۔ پس فرماتا ہے تم اس انتظام سماوی اور ارضی کو دیکھو جو خلق میں تمہاری پیدائش سے کتنی زیادہ مشکل ہے ۔ تم کسی ایک چیز کے متعلق کہہ سکتے ہو کہ وہ اتفاقی ہو گئی ۔ تم دو کے متعلق کہہ سکتے ہو کہ وہ اتفاقی ہو گئیں ۔ لیکن تم اس سارے نظام کو کس طرح اتفاقی کہہ سکتے ہو ۔

(تفسیر کبیر سورۃ النازعات)

قرآن مجید نے جو ہستی باری تعالیٰ کی دلیل دی ہے اور جس کی تفسیر نہایت عام فہم انداز میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں بیان فرمائی ہے اب اس دلیل کو مختلف سائنسدانوں کے الفاظ میں سنیئے ۔

اب تک جتنے سائنسدان گذرے ہیں ان میں SIR ISAAC NEWTON سب سے بڑے مانے جاتے ہیں اُن کے نزدیک یہ کائنات خدا کے عقیدہ کے بغیر سمجھی ہی نہیں جا سکتی وہ کہتے ہیں :۔

" THIS MOST BEAUTIFUL SYSTEM OF THE SUN, PLANETS AND COMETS COULD ONLY PROCEED FROM THE COUNSEL AND DOMINION OF AN INTELLIGENT AND POWERFUL BEING "

(OUR SOLAR SYSTEM AND THE STELLAR UNIVERSE BY CHARLES WHYTE - P. 129).

یعنی " یہ حسین ترین نظام جو سورج اور سیارے اور دُمدار تاروں پر مشتمل ہے ایک عقلمند اور طاقتور ہستی کے شعور اور تصرف کا ہی نتیجہ ہو سکتا ہے ۔

نیوٹن کے زمانہ میں قانون قدرت کا مطالعہ NATURAL PHILOSOPHY کہلاتا تھا ۔ نیوٹن کے نزدیک کائنات کا مطالعہ کر کے خدا کے وجود کا استنباط کرنا NATURAL PHILOSOPHY کے دائرہ کے اندر شامل تھا ۔ لیکن بعد میں علم کی جو مختلف شعبوں میں تقسیم ہوئی اس کے نتیجہ میں سائنسدان کی تحقیق کا دائرہ دنیا کی مادی اشیاء تک محدود کیا گیا اور یہ مسئلہ کہ کوئی خدا ہے یا نہیں سائنس کے حقیقی دائرہ سے باہر سمجھا جاتا ہے ۔ اس کے باوجود موجودہ صدی کے سائنسدانوں نے بھی خدا کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان DR. ALBERT EINSTEIN سمجھے جاتے ہیں ۔ DR. INFELD جن کو DR. EINSTEIN کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا زیادہ لکھتے ہیں

" WHEN HE HAD A NEW IDEA HE ASKED HIMSELF, COULD GOD HAVE CREATED THE WORLD IN THIS WAY? OR " IS THIS MATHEMATICAL STRUCTURE WORTHY OF GOD? "

یعنی " جب ڈاکٹر آئنسٹائن کو نئی بات سوجھتی تو وہ اپنے نفس سے یہ سوال کیا کرتے تھے کہ کیا خدا اس طرح دنیا کو پیدا کر سکتا ہے ؟ یا کیا یہ ریاضی خدا کے شایانِ شان معلوم ہوتی ہے "

کائناتِ عالم کے حسن و جمال اور اس کے حکیمانہ نظام سے متاثر ہو کر DR. EINSTEIN کہتے ہیں :۔

" THE MOST BEAUTIFUL AND THE MOST PROFOUND EMOTION WE CAN EXPERIENCE IS THE SENSATION OF THE MYSTICAL. IT IS THE SOWER OF ALL TRUE SCIENCE. HE TO WHOM THIS EMOTION IS A STRANGER, WHO CAN NO LONGER WONDER AND STAND RAPT IN AWE, IS AS GOOD AS DEAD. TO KNOW THAT WHAT IS IMPENETRABLE TO US REALLY EXISTS, MANIFESTING ITSELF AS THE HIGHEST WISDOM AND THE MOST RADIANT BEAUTY WHICH OUR DULL FACULTIES CAN COMPREHEND ONLY IN THEIR MOST PRIMITIVE FORMS - THIS KNOWLEDGE, THIS FEELING IS AT THE CENTER OF TRUE RELIGIOUSNESS "

(The universe and Dr. Einstein P 117)

(Meat ed. 1950.)

ترجمہ کے ساتھ

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب پرویز کالا بن بیمار کو تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

صوبہ کیرلہ کے طول و عرض میں تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ محترم مولانا محمد عمر صاحب انچارج مبلغ کالیکٹ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مباہلہ کو ڈیتھور کے نہایت شاندار اور پائیدار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کیرلہ کے طول و عرض میں تبلیغی جلسوں اور تقسیم لٹریچرز اور تبادلہ خیالات کا سلسلہ وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ اور مخالفین کے جھوٹے ہتھکنڈے طشت از بام ہو رہے ہیں۔

مورخہ ۲۸ فروری و یکم مارچ کو منجیری میں اور مورخہ ۲ مارچ کو ترانیم بلم میں اور مورخہ ۳ مارچ کو ونڈور میں جماعت کی طرف سے وسیع پیمانے پر جلسے کئے گئے۔ یہ جلسے مکرم جناب سی کے محمد علوی صاحب کی زیر صدارت ہوئے اور خاکسار نے اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے ایک ایک گھنٹہ چاروں جلسوں کو مخاطب کرکے عقائد احمدیت۔ مخالفین کی الزام تراشیوں کے جوابات، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمگیر چیلنج مباہلہ اور اس کے خوشکن نتائج۔ کوڈیتھور مباہلہ اور اس کے ایمان افروز نتائج وغیرہ امور کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مورخہ ۴ مارچ کو پینگاڈی میں محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ عام کو خاکسار اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب کے علاوہ مکرم محمد سلیم صاحب اور مکرم یوسف احمد صاحب نے بھی خطاب کیا جو کوڈیتھور مباہلہ کے سلسلہ میں کیرلہ میں چھپے ہیں جن کا ذکر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تبلیغی سرگرمیوں کو نتیجہ خیز بنا دے۔ آمین

بقیہ صفحہ اوّل

درخواست ہائے دعا کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسی روز شبینہ اجلاس میں ایک مجلس مذاکرہ مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ اس مبارک موقعہ پر لجنہ، ناصرات، خدام اور اطفال نے ورزشی کھیلوں کا بھی بہت اچھا اہتمام کیا۔

ولادتیں

۱۔ عزیزم سید فہیم احمد متعلم مدرسہ احمدیہ کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم رضیہ صاحبہ زوجہ مکرم سید شاہد احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{9}{89}$-۲۷ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو قبل از ولادت تحریک وقف نو میں وقف ہے حضور انور نے "طیبۃ الہادی" نام تجویز فرمایا ہے۔ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

۲۔ مکرم محمد سلیمان صاحب دہلوی حال قادیان اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری نیک دختر "نشرہ اشرف" (ننکانہ) کو مورخہ $\frac{1}{90}$-۹ کو پہلا بیٹا عطا ہوا ہے۔ اور "منیرہ اکبر" (ربوہ) کو مورخہ $\frac{2}{90}$-۱ کو پہلا لڑکا عطا ہوا ہے۔ اعانت بدر میں مبلغ -/۱۰ روپیہ ادا کرتے ہوئے ان بچوں کے نیک، صالح خادم دین اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے "کلام طاہر" کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ قیمت مبلغ -/۲ روپیہ رکھی گئی ہے۔ احباب کرام استفادہ فرما سکتے ہیں۔ مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اعلانات نکاح

مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ مسرت مبارکہ صاحبہ بنت مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بھٹی مرحوم آف کلکتہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار اٹھارہ روپے (-/۵۰۱۸) حق مہر پر۔

۲۔ عزیزہ سیدہ خوشنودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید بشیر الدین احمد صاحب سونگھڑی قادیان کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری عقیل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب بھٹی مرحوم آف کلکتہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار اٹھارہ روپے (-/۵۰۱۸) حق مہر پر اعلان فرمایا۔

ہر دو عزیزان کی والدہ صاحبہ محترمہ زینت بیگم صاحبہ نے اپنے بچوں کی اس خوشی کی تقریب پر مبلغ بائیس -/۲۲ روپے اعانت بدر میں ادا کئے جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

۳۔ مکرم عبد القادر خان صاحب بھوبنیشور اڑیسہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ $\frac{11}{89}$-۱۵ کو خاکسار اپنے بڑے بیٹے مکرم محمد سراج المنیر صاحب کی بارات لے کر چودوار پہنچا۔ بعد نماز ظہر مکرم مولوی شیخ عبد اللطیف صاحب مبلغ سلسلہ نے ان کا نکاح محترمہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم محمد اختر الحق صاحب پنکال کے ساتھ مبلغ -/۲۱۰۲۱ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس مجلس میں کافی تعداد میں ہندو اور غیر احمدی اور احمدی مسلمان شامل ہوئے۔ $\frac{11}{89}$-۱۷ کو بھوبنیشور میں تقریباً پانچ سو افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا گیا۔ اعانت بدر میں -/۱۵ روپے اور شکرانہ فنڈ میں -/۱۰ روپے ادا کئے گئے۔ ہر سہ رشتوں کے بابرکت ہونے ...... کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ مبشرہ طاہر اہلیہ عزیزم طاہر احمد عارف کو "لونا ولہ" میں دو بیٹوں کے بعد مورخہ ۳ امان / مارچ ۱۹۹۰ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو قبل از ولادت حضور انور کی مبارک تحریک وقف نو میں وقف ہے۔ بچی کا نام حضور انور نے قبل از ولادت "ملیحہ طاہرہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال خرچ کی پوتی ہے۔ -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

۲۔ عزیزم سید فرقان احمد آف ہبہ کو اللہ تعالیٰ نے یکم امان / مارچ ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم و محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم رانچی کا پوتا اور محترم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ محترم مستری صاحب نے بیس -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔

ان دونوں بچوں کی صحت و سلامتی درازی عمر نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ——— (ایڈیٹر)

درخواست دعا

مکرم عبد الحکیم صاحب حیدر آباد سے اپنی اہلیہ اور بیٹی کی صحت و سلامتی اور اپنے کاروبار میں نمایاں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) :— اسی طرح حمید الدین خان صاحب، مظفر احمد صاحب، مسعود احمد صاحب سیکانک کاروبار میں نمایاں ترقی اور صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالےٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے - آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ رشی نگر

صدر ... مکرم ماسٹر عبدالسلام لون صاحب
نائب صدر ... ″ ولی محمد صاحب میر
جنرل سیکرٹری ... ″ خورشید احمد صاحب گنائی
سیکرٹری مال ... ″ ماسٹر عبدالرحمان صاحب ایڈو
″ تبلیغ ... ″ عبدالحمید صاحب گنائی
″ تعلیم ... ″ محمد رفیق صاحب بٹ
″ امور عامہ ... ″ محمد رفیق صاحب ٹیلر
″ ضیافت ... ″ محمد امین صاحب گنائی
″ جائیداد ... ″ غلام رسول صاحب بٹ
″ تحریک جدید ... ″ ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ
″ وقف جدید ... ″ عبدالاحد صاحب پڈر
آڈیٹر ... مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب میر
امین ... ″ محمد رفیق صاحب واعظ

آسنور

صدر ... مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون
نائب صدر ... ″ بشارت احمد صاحب ڈار
جنرل سیکرٹری ... ″ ماسٹر عبدالحکیم صاحب ڈبلی
سیکرٹری مال ... ″ مسعود احمد صاحب ڈار
″ امور عامہ ... ″ عبدالقدیر صاحب نائیک
(مشروط منظوری ۳۰-۶-۹۰ تک) -
سیکرٹری تبلیغ ... مکرم ماسٹر عبدالوہاب صاحب میر
″ تعلیم و تربیت ... ″ محمد الیاس صاحب لون
″ جائیداد ... ″ عبدالمنان صاحب نائیک
″ ضیافت ... ″ محمد امین صاحب نائیک
″ تحریک جدید ... ″ محمد عبداللہ صاحب نائیک
″ وقف جدید ... ″ فرید احمد صاحب ڈار
″ لوکل فنڈ ... ″ رفیق احمد صاحب ڈار
″ آڈیٹر ... ″ بشارت احمد صاحب ڈار
امین ... ″ ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون
قاضی ... ″ بشارت احمد صاحب ڈار
امام الصلوٰۃ ... ″ عبدالمنان صاحب نائیک

آرہ

صدر ... مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
سیکرٹری مال ... ″ سید رفیع احمد ابو احمد صاحب
″ تحریک جدید }
″ وقف جدید } مکرم فضل احمد صاحب

کبیرہ

صدر ... مکرم عبدالخطیب صاحب

(مشروط منظوری ۹۰-۴-۳۰ تک)
سیکرٹری مال ... مکرم نورالحق صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۶-۳۰ تک)
سیکرٹری تبلیغ ... مکرم ناصر علی صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۶-۳۰ تک)
سیکرٹری تعلیم ... مکرم مولانا محمد شاہد اللہ صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۴-۳۰ تک)
سیکرٹری امور عامہ ... مکرم ماسٹر امین علی صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۶-۳۰ تک)
سیکرٹری ضیافت ... مکرم عابد علی صاحب
(مشروط منظوری ۹۰-۶-۳۰ تک)

النلور

صدر ... مکرم ڈی - پی بشیر احمد صاحب
نائب صدر ... ″ ایم عبدالبشیر صاحب
سیکرٹری مال ... ″ سی حسن صدیق صاحب
″ تبلیغ ... ″ کے محمد کٹی صاحب
″ تعلیم و تربیت ... ″ سی ابو صاحب
آڈیٹر ... ″ ایم محمود صاحب

گنگا رام پور

صدر ... مکرم نور احمد صاحب
سیکرٹری مال ... ″ عبدالرشید صاحب
″ تبلیغ ... ″ شمشیر علی صاحب
″ ضیافت ... ″ محمد علاؤالدین صاحب
″ رشتہ ناطہ ... ″ محمد شمشیر علی صاحب

آڈی ناڈ

صدر ... مکرم کے محمد کنجو صاحب
سیکرٹری مال ... ″ عبدالجلیل صاحب
″ تبلیغ و تربیت ... ″ ایم محمد کنجو صاحب
″ ضیافت ... ″ پی نسیم احمد صاحب

بھدرواہ

صدر ... مکرم عبدالرحمان خان صاحب
نائب صدر ... ″ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
امام الصلوٰۃ ... ″ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
سیکرٹری مال ... ″ عبدالقیوم میر صاحب
″ امور عامہ ... ″ ماسٹر محمد عبدالرزاق صاحب
″ تبلیغ و تربیت }
″ تعلیم } ″ ماسٹر عبدالحفیظ صاحب منہاس
″ تحریک جدید }
″ وقف جدید و لوکل فنڈ } مکرم نور الرحمن خان صاحب

دوسری صدی کی نئی تحریک افریقہ و بھارت جوبلی فنڈ

اس وقت عالمگیر جماعت احمدیہ اپنی پہلی صدی مکمل کرکے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے۔ اور اس نئی صدی کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ اگست ۱۹۸۹ء یو۔کے۔ لندن کے موقعہ پر افریقہ و انڈیا کے غریب اور دکھی لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کروڑ روپیہ کی ایک بابرکت تحریک

"افریقہ و بھارت جوبلی فنڈ"

پیش فرمائی ہے۔

ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ ادھر امام جماعت کی آواز اٹھی ادھر جماعت نے اپنے مال و دولت کو دیوانہ وار اپنے آقا کے قدموں میں لا ڈالا - یہ دوسری صدی کی نئی تحریک بھی ہم سے اسی امر کا تقاضا کر رہی ہے - اس سے قبل اس تحریک کے سلسلہ میں تمام جماعتوں کو سرکلر لیٹر بھی بھجوایا جا چکا ہے - اور خدا کے فضل سے بہت سی جماعتوں نے براہ راست نظارت ہذا میں اپنے وعدہ جات بھجوائے ہیں - ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تاحال وعدہ جات موصول نہیں ہوئے - اس لئے میں تمام مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ کوئی جماعت اس عظیم تحریک سے محروم نہ رہ جائے۔

جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرست ہمراہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے - اس لئے جتنی جلد ہو سکے اپنے اپنے وعدہ جات نظارت ہذا میں بھجوائیں - اللہ تعالےٰ جملہ جماعتوں کو اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

ناظر بیت المال آمد

رمضان المبارک اور چندہ تحریک جدید

رمضان کا مبارک مہینہ آ رہا ہے - تحریک جدید کے آغاز سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۹ر رمضان المبارک کو ان مجاہدین تحریک جدید کے لئے خاص اجتماعی دعا کرتے ہیں جو اس سے پہلے اپنا چندہ تحریک جدید ادا کر دیتے ہیں - تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہاد کبیر اور صدقہ جاریہ اور تاریخی قربانی ہے - چونکہ تحریک جدید کے اخراجات ۷۰٪ فیصد بڑھ چکے ہیں - لہذا چندہ تحریک جدید اس قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ نمایاں اضافہ کے ساتھ ادا کیا جائے۔

اُن احباب کی فہرست جنہوں نے ۲۹ر رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید مکمل ادا کر دیا ہو بغرض دعا حضور اقدس کی خدمت میں بھجوائی ہے - لہذا احباب حضور اقدس کی خصوصی دعاؤں کے مستحق بننے اور خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بننے کے لئے رمضان المبارک میں اپنا چندہ تحریک جدید ادا کر دیں اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے احباب کی فہرست دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

النداء

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے ایک سہ ماہی رسالہ "النداء" کے نام سے جاری کیا ہے جو بڑے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے - اس میں اردو کے علاوہ ایک حصہ انگریزی میں بھی ہوتا ہے - سالانہ چندہ ۹/ روپیہ ہے۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

نہایت پیارے آقا کی روح پرور دعاؤں کا عظیم تحفہ
"بدر" اور ایڈیٹر "بدر" کے لئے

لندن
$\frac{1369}{1990}$ ۔۲۔۲۰

پیارے مکرم عبدالحق صاحب فضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ "بدر" کے وقار کو ہزاروں چند بڑھائے اور اپنے نام کی مانند ہمیشہ روشن سے روشن تر ہو کر طلوع ہوتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں بھی برکت دے۔ اور بیش از بیش خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اللہ آپ کی تمام نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ آپ کے بچوں کو بہترین درخشندہ مستقبل عطا فرمائے۔ اور ہر میدان میں کامیابیاں عطا کرے۔ ساری اولاد کو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار: مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

مشکوٰۃ کے صد سالہ جشن تشکر نمبر پر حضور انور کی روح پرور
دعائیں اور اظہارِ خوشنودی

لندن
$\frac{1369}{1990}$ ۔۲۔۱

مکرم ایڈیٹر صاحب مشکوٰۃ۔ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مشکوٰۃ کا صد سالہ جشن تشکر نمبر بہت پسند آیا ہے۔ ماشاء اللہ بہت اچھے مضامین کا انتخاب کیا ہے اور اس طرح ایک اچھا علمی رسالہ بن گیا ہے۔ اللہ اس کے معیار کو مزید بلند فرمائے۔ اس کی سرکولیشن اور قارئین کی تعداد کو بڑھائے اور اپنے نام کی مانند یہ ہمیشہ درخشندہ رہے اور بہتوں کی نور کی طرف راہنمائی کرنے والا ہو۔ اس پر کام کرنے والے تمام کارکنان کو ذہنی و قلبی جلا بخشے۔

اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار: مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

یادگیر کے داعیان الی اللہ کی مضافات میں نہایت ایمان افروز کاروائیاں

مختلف مقامات پر سینکڑوں سعید روحوں کا قبولِ احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یادگیر (کرناٹک) میں محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر انتظام کچھ عرصہ سے داعیان الی اللہ کی سرگرمیاں نہایت ایمان افروز نتائج پیدا کر رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا تبلیغی و تربیتی وفد محترم امیر جماعت احمدیہ یادگیر مضافات کا بار بار دورہ کرتے رہتے ہیں اور اس علاقہ میں سینکڑوں افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں "بدر" میں رپورٹیں آچکی ہیں۔ ماہ نومبر ۱۹۸۹ء کو ایک تفصیلی رپورٹ ملی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دورہ میں اس علاقہ کے ایک نامور جابر شخص جو حال ہی میں جیل سے رہا ہوئے تھے نے وفد کی دعوت کی ایک سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر جلسہ منعقد کیا گیا جسے محترم امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور محترم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے خطاب کیا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعو کرنے والا شخص آبدیدہ ہو گیا اور اسی وقت اس نے اور اس کے پورے گھر والوں نے بیعت کر لی۔ وفد بعض دوسرے مقامات پر بھی گیا۔ اور اس دورہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۴ افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ یہ دورہ ایک جیپ کے ذریعہ سے کیا گیا اور دوسرے نئے احمدیوں کی تربیت کے لئے بھی مناسب کاروائیاں کی گئیں ان تمام داعیان الی اللہ کے لئے خیر و برکت کے لئے اور نو مبائعین کی استقامت کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

یادگیر کے داعیان الی اللہ کا ایک وفد ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو پھر محترم امیر صاحب جماعت یادگیر کی زیر قیادت تبلیغ و تربیت کے لئے بذریعہ جیپ مضافات یادگیر کے لئے روانہ ہوا وفد یہ دیکھ کر تعجب میں رہ گیا کہ نو مبائعین میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی جوش و جذبہ احمدیت کے لئے پیدا کر دیا ہے بڑے والہانہ انداز میں ان لوگوں نے وفد کا استقبال کیا اور بتایا کہ ہم مالی جہاد میں پیچھے نہیں رہیں گے سال بھر کا چندہ بھی ادا کر دیا۔ اور آئندہ ہر ماہ چندہ ادا کرنے کا بڑی بشاشت سے وعدہ کیا۔

وفد ایک نئے مقام کھربائی بھی پہنچا۔ مقامی قاضی جو ایک درگاہ کے مجاور بھی ہیں اور اس علاقہ کے ۶۵ گاؤں کے قاضی ہیں سے تبادلہ خیالات ہوا جس سے وہ بہت زیادہ متاثر ہوئے اور احمدیت پر سوچنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ بھی وعدہ کیا کہ آئندہ ماہ دورہ میں شمولیت کر کے وہ بھی وفد کے ساتھ رہیں گے۔

وفد ایک اور نئی جگہ "یارگی" بھی پہنچا دو گھنٹہ تک اس بستی کے امام الصلوٰۃ سے تبادلہ خیالات ہوا اور پھر انہی کے تعاون سے وہاں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ موصوف نے مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے اجلاس کی تشہیر بھی کی۔ پہلی تقریر خود مکرم امام الصلوٰۃ صاحب نے کی دوسری تقریر محترم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ان پیشگوئیوں کے عنوان پر کی جو ظہور مہدی سے تعلق رکھتی ہیں۔ بڑی موثر تقریر تھی بعدہٗ محترم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ظاہر ہونے والے نشانات کا نہایت ہی احسن رنگ میں ذکر فرمایا۔ سامعین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان حسین پہلو بھی بیان کئے گئے شکریہ اور اجتماعی دعا پر اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا حاضرین نے وعدہ کیا کہ وہ سنجیدگی سے ان باتوں پر غور کریں گے اور دوبارہ آنے کی دعوت دی۔

۷ فروری کو وفد مقام ملا کھیڑ گرانگیرہ کا دورہ کرتے ہوئے وفد "ہینچال" پہنچا۔ یہاں بہت بڑی تعداد میں نو احمدی ہیں ان لوگوں نے بڑے والہانہ انداز اور پر جوش و فراخ دلی سے وفد کا استقبال کیا۔ جہاں ایک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر منعقد ہوا جلسہ کے بعد سات افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔ اس علاقہ میں بعض شر پسند علماء بھی نئے احمدیوں میں وسوسہ اندازی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب وفد آئے تو ان سے ہم بحث کریں گے لیکن وفد کے آنے پر ان کو اطلاع کی گئی مگر وہ سب راہ فرار اختیار کر گئے تمام مسلمانوں پر ان کی حقیقت کھل گئی۔ یہ تمام نو احمدی اللہ کے فضل سے مالی جہاد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اس ہر علاقہ میں تنظیم کو مضبوط کرنے کیلئے بھی وفد نے مناسب کاروائیاں کیں۔ دوران سفر واپسی پر جیپ کو ایک خطرناک حادثہ بھی پیش آیا لیکن وفد کے تمام افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر بچ گئے ذرہ بھی گزند نہ پہنچا۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے وفد کے تمام ممبران کیلئے خصوصی طور پر درخواست دعا کی ہے اللہ تعالیٰ ان تمام داعیان الی اللہ اور نو مبائعین کو صحت و سلامتی اور خیر و برکت کی لمبی عمریں عطا فرمائے۔

رپورٹیں تو کافی طویل اور ایمان افروز ہیں حسب گنجائش خلاصہ پیش کیا گیا ہے

(ایڈیٹر)

تیسری اور آخری قسط

قبولِ احمدیت میں ہماری داستاں یہ ہے

حیاتِ حسن رضؓ

ان نقصانات نے حسن رضؓ کو اپنے مقام کو اپنے مقام صبر ورضا اور قیام فی ما اقام اللہ سے ذرا نہیں ہٹایا۔ ایسے موقعوں پر بعض لوگ خودکشی کر لیتے یا غم و فکر میں حرکت قلب بند ہو جاتی ہے اور یا وہ ایسے ذرائع اختیار کرتے ہیں جو تقویٰ کے خلاف ہوں اور یا بعض قانونی حیل کے ذریعہ نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ دیوالیہ کی درخواست کر دیتے ہیں۔ مگر حسن نے نہ تو کبھی اس قسم کے مشوروں کو سنا اور نہ بے صبری کا اظہار کیا اور آپ ایک یقین واثق کے ساتھ کہتے تھے کہ یہ حالات بدل جائیں گے۔ ایسے موقعہ پر بعض خام طبع اور کمزور طبیعت کے مومن بھی سوء الظن علی اللہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور رضا سے کامل صلح کی بجائے نعوذ باللہ شکوہ کرتے ہیں اور بعض حالتوں میں تو دہریہ ہو جاتے ہیں اور بجائے اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرنے کے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کو منسوب کرتے ہیں اور کامل مایوسی ان پر طاری ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے حسن پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ وہ اس قسم کی ابتلاء میں اپنے مولیٰ کا فرمانبردار اور اپنی کمزوریوں کا معترف تھا اور ان کے لئے استغفار کرتا فرمایا کرتے

"کہ ہماری کچھ غلطیاں ہمارے نامہ
اعمال میں ہوں گی اسی لئے
یہ آزمائش پیش آئی۔"

کاروبار میں وسعت ہوئی اور مال و دولت بے حساب آنے لگی تو اس نے ان اموال کو غرباء کی دستگیری اور حاجتمندوں کی مشکل کشائی میں صرف کیا اور جب کاروبار میں نقصان ہوا تو اس نے اپنے اعمال سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا اسے ذریعہ سمجھا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مومن اس چیز کو طلب نہیں کرتا۔ اور طلب کرنا بھی نہیں چاہیئے۔ انسان کی روحانی ترقیات کے لئے مصیبت زیادہ مفید اور مؤثر ابتلاء ہوتا ہے دوسرا نہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے

"اے ہو دے کی کیمیا جو دین
چھوڑ سے ہو" کہ یہ عہد ابتلاء
دراصل ایک کیمیا ہوتا ہے بشرطیکہ

کم دنوں تک قائم رہے۔

اس نقصان میں خود حضرت حسن کا بیان اپنے اندر ان کی ایمانی کیفیت ظاہر کرتا ہے جسے میں یہاں دیتا ہوں فرماتے تھے کہ جب آپ رنگون تجارت کے لئے چلے گئے اور یکدم تجارت میں لاکھوں روپے کا خسارہ ہوا۔ گھر کے لوگ اور ملازمین پریشان تھے۔ ان ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی مالیت کے بارہ دیوانی مقدمات آپ پر دائر ہو چکے تھے۔ گھر سے فوری واپسی کے لئے تار آیا۔ آپ دعائیں کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ جب جہاز مدراس کی گودی میں لنگر ڈال رہا تھا تو آپ کی زبان پر بار بار لَأَغْلِبَنَّ الْأُخْرٰى يَا الْأَغْلِبُونَ عَلِيًّا أُخْرٰى کے الفاظ جاری ہوئے چنانچہ آپ کو کامل اطمینان ہو گیا اور جب آپ کے بیٹے شیخ عبدالحئی صاحب نے پریشان کن حالات سنائے تو آپ نے اپنا الہام سنا کر تسلی دی۔

مخالفین سلسلہ نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ چونکہ سیٹھ صاحب نے جھوٹے سلسلہ کی خاطر مال و دولت خرچ کی۔ اس لئے ان کا گھر برباد ہو گیا۔ شیخ حسن اب ختم ہوا۔ اب اس کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ جمعہ کے بعد آپ نے مسجد احمدیہ یادگیر میں کہا کہ میں دوستوں کو کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ لوگ میرے خسارہ کو دیکھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں میں مسجد میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بار بار بتایا کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک تجارت کی حالت پہلے جیسی نہ ہو جائے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ پر بے حد درجہ یقین تھا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کیا ہی خوب ہے کہ الدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطُلَّابُهَا كِلَابٌ کہ دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔ دنیادار مال و منال اور حشمت و جاہ کے طالب ان کے حصول کے لئے جائز و ناجائز کی تمیز روا نہیں

رکھتے اور اسی وجہ سے کتے سے مشابہت رکھتے ہیں۔ معمولی فائدہ کی خاطر جھوٹ بول لینے اور معاہدہ توڑ دینے کو شیر مادر کی طرح حلال سمجھتے ہیں۔ اس ابتلاء میں آپ کے یہ اوصاف بھی اجاگر ہوئے کہ باوجود وکلاء کی تلقین کے آپ نے جھوٹ بولنے سے انکار کیا اور راستبازی و راست گفتاری کا دامن نہ چھوڑا جن صبر آزما حالات میں سے آپ کو گذرنا پڑا اس میں صداقت شعاری اور ایمان کی حفاظت بہت ہی مشکل امر تھا۔ آپ کی وصیت کے ریکارڈ میں مکرم سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں سیٹھ صاحب نے خسارہ کی وجہ سے دو لاکھ روپیہ قرض حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۳۳ء میں سیٹھ صاحب نے تحریر کیا کہ گذشتہ تین سال میں میرا تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ ایک لاکھ روپیہ کاروبار میں لگا ہوا ہے اور اتنا ہی میرے ذمہ قرض ہے۔ اور ۱۹۳۶ء میں تحریر کیا کہ اب آمد دو صد روپیہ ماہوار بھی نہیں رہی۔ ۱۹۴۰ء میں آپ پر نوے ہزار روپیہ کے مقدمات دائر تھے۔ وکلاء کا خرچ علیحدہ صرف ساٹھ روپیہ آپ گھر کے اخراجات کے لئے لیتے تھے۔ کیونکہ گذشتہ سال کے کاروبار میں صرف دس ہزار روپیہ کی بچت ہوئی تھی۔ جو رقوم مقدمات وغیرہ کے بالمقابل کچھ حیثیت نہ رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کے اس عہد ابتلاء کو عہد اصطفاء بنا دیا اور وہ تمام مصائب کے بادل یکے بعد دیگرے اڑ گئے اور باران رحمت کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔

طرزِ تبلیغ کی ایک مثال:۔

حسن رضؓ جیسے خود سادہ تھے ان کے کلام میں بھی سادگی اور گیسنگی ہوتی تھی۔ ان کے کلام میں انسانی فطرت

گویا اجاگر ہو جاتا تھا۔ میں اس سلسلہ میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔

مکرم مولوی موسیٰ حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ایک مخلص اور سرگرم احمدی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خلافت ثانیہ کی بیعت میں انہیں تامل ہوا۔ اس وقت ان پر دوسرے فریق کا اثر تھا وہ محض اخلاص سے تھا کسی قسم کی ہٹ دھرمی نہ تھی حضرت حسن کو ان کے ساتھ عزیزداری کے تعلقات بھی تھے اور ان کو یہ بہت ناگوار اور تکلیف دہ امر تھا کہ وہ بیعت نہ کریں۔ دوسرے دوستوں نے بھی ان کو تبلیغ کی اور مختلف مسائل پر بحثیں کیں۔ مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر حضرت حسن نے ان کو خطاب کیا۔ (اس طرح ان کو شرح صدر ہوا اور بڑے خلوص کے ساتھ خلافت سے وابستہ ہو گئے)

دوسری شادی کا ذکر

حضرت حسن نے شرعی ضرورت کے ماتحت پہلی بی بی کی زندگی ہی میں ایک دوسری شادی کی۔ اس شادی کا مقصد جیسا کہ عمل سے معلوم ہوتا ہے یہی دین اور تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کے لئے قرآن کریم کی ہدایات اور رعایت عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک سے زیادہ شادیاں چار کی حد تک جائز ہیں لیکن جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کرتا ہوں۔ اس شادی میں اشاعت احمدیت کا بھی خیال تھا۔

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے قریباً گیارہ سال گذر رہے تھے۔ کہ حسن نے دوسری شادی ۱۹۱۰ء میں محترمہ رسول بی صاحبہ بنت شیخ محی الدین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (دکن) سے کی۔ میں نے بیان کیا ہے کہ شرعی ضرورت کے علاوہ اصل مقصد تبلیغ سلسلہ بھی تھا۔ چنانچہ اس رشتہ کا مبارک نتیجہ یہی ہوا کہ چنتہ کنٹہ میں ایک فعال جماعت احمدیہ قائم ہو گئی اور اس جماعت کے سردار سیٹھ محمد حسین صاحب احمدی محترمہ رسول بی کے حقیقی بھائی ہیں۔ وہ بالکل شیخ حسن کے نقش قدم پر ہیں۔ ان میں تبلیغ سلسلہ کے لئے ایسا جوش ہے۔ کہ دوسرے اس کو جنون کہتے ہیں۔ حقیقت میں سلسلہ کو ایسے مجنونوں کی ضرورت ہے۔ تبلیغ حق ایک جنون ہی کو چاہتی ہے اور اسی سے انبیاء علیہم السلام کو منکرین نے مجنون کہا۔

سیٹھ محمد حسین احمدی کا خاندان بالکل اسی رنگ میں رنگین ہے جو شیخ حسن کا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی دُنیوی عزت و دولت سے نوازا اور اس کے ساتھ ہی اشاعتِ سلسلہ کا خاص جوش عطا کیا۔ اس راہ میں وہ ہر قربانی کو آسان سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی سعادت مند اولاد دی ہے۔ چنانچہ ان کے فرزند اکبر محمد معین الدین احمدی بھی بڑے سرگرم مبلغ ہیں اور ماہانہ ایک مخصوص رقم مختلف قسم کے ٹریکٹ وغیرہ شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور بغیر کسی قسم کی نمود و نمائش کے خاموشی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ میں سیٹھ محمد حسین احمدی کے متعلق ذاتی علم رکھتا ہوں کہ میرے ادارہ حقائق و معارفِ قرآنیہ کی اشاعت میں انہوں نے ہر طرح مجھے مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول کرے۔

غرض شیخ حسن نے محترمہ رسول بی سے شادی کی اور اس کے برکات اور ثمرات میں چنتہ کنٹہ ایک مخلص اور حقیقی معنوں میں احمدی جماعت کا ایک مرکز ہے اس خاندان کے ساتھ ہی حضرت سیٹھ محمد غوث کے بھی گہری تعلقات تھے مکرم سیٹھ محمد حسین احمدی کی دوسری بہن کی شادی حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب سے ہوئی۔ میں جب دونوں خاندانوں کے تعلقات پر غور کرتا ہوں تو قرآن کریم کی اس آیت کی صداقت پر ایک نیا ایمان پیدا ہوتا ہے۔ سورۂ نور پارہ ۱۸ رکوع ۱۲ آیت ۲۷

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۔

طبائع حضرت حسن کی پہلی اور دوسری بی بی نے باہم مل کر گزارا۔ اور اس عرصہ میں کبھی کسی قسم کا ایسا امر نہ پیدا ہوا جو حسنِ معاشرت کے خلاف ہو۔ یہ دوسری بی بی محترمہ رسول بی اب تک بقیدِ حیات ہیں اور وہ سوتھانی ماں کی وصیت کے موافق ان کی اولاد کو اپنی ہی اولاد سمجھتی ہیں اور اولاد تو "برّ بالوالدین" ہی ہے۔ وہ ان سے اسی رنگ میں برتاؤ کرتی ہے جیسے ایک سعادت مند اولاد اپنی ماں سے کرتی ہے۔

سوتھانی ماں کی وفات اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تعزیت

سوتھانی ماں یعنی حضرت حسن کی پہلی اہلیہ مکرمہ کا انتقال ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ کو ہوا۔ مرحومہ موصیہ تھیں کسی وجہ سے ان کا جنازہ قادیان نہ جاسکا۔ مگر ان کا کتبہ مقبرہ بہشتی میں لگایا گیا۔ حضرت حسن نے یادگیر میں ایک احمدیہ قبرستان بھی مخصوص کردیا تھا۔ اس لئے مرحومہ کو اس مقبرہ میں سپردِ خاک کردیا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (حضرت مصلح موعودؓ) کو جب مرحومہ کی وفات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ۲ راکتوبر ۱۹۲۸ء کو مندرجہ ذیل تعزیت کا خط لکھا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قادیان ۲/۱۰/۲۸

مکرمی سیٹھ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

والدہ عزیز عبدالحی کی وفات کی اطلاع آپ کے خط مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۸ء سے ہوئی معلوم کرکے افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ والسلام

خاکسار
مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

تیسری شادی

اس دوسری شادی کے قریباً پندرہ برس بعد ۱۹۲۵ء میں شیخ حسن نے تیسری شادی کی۔ اس بی بی کا نام محترمہ خواجہ بی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بطن سے حضرت حسن کو تین بچے عطا فرمائے۔ دو لڑکیاں امۃ الحفیظ و امۃ المنیر اور ایک لڑکا محمد الیاس ہے۔ محترمہ رسول بی سفرِ حج میں حضرت حسن کے ساتھ تھیں۔ انہیں نہ صرف سعادتِ حج نصیب ہوئی بلکہ حضرت حسن کی آخری خدمت کا بھی انہیں کافی موقعہ ملا۔

حضرت حسن کی شادیوں کے درمیانی وقفہ پر اگر غور کیا جاوے تو یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ آپ کا مقصد اس تعددِ ازدواج سے محض عفت و تقویٰ اور اشاعتِ سلسلہ تھا کہ بیویوں کے ذریعہ مستورات میں سلسلہ تبلیغ قائم کیا جاوے اور اس طرح پر ان بدعات و رسوم بد اور مشرکانہ اعمال سے ان کو بچایا جاوے۔ اپنی جوانی کا زمانہ تو آپ نے ایک ہی بی بی کے ساتھ بسر کیا اور جب عہدِ پیری کا آغاز ہوچکا تو دوسری شادی کی۔ اور تیسری شادی تو بڑھاپے کے شباب یعنی شیخ شاب کی حالت میں۔ چونکہ زندگی متقیانہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام قویٰ کو آخر تک صحیح سلامت رکھا۔

دوسری شادی کے سلسلہ میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اس وقت تک چنتہ کنٹہ میں کوئی کارخانہ آپ نے قائم نہ کیا تھا بلکہ یہ شادی کرنول میں کارخانہ قائم کرنے کے بعد کی تھی۔ لیکن جب حسن نے دیکھا کہ (مکرم محمد حسین جن کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی) کنبہ بہت بڑا ہے اور اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لئے اخراجات کی پابجائی اور خاندان کی پرورش کے خیال سے (تا اس ذریعہ سے وہاں عملاً مستقل جماعت بھی قائم ہو) چنتہ کنٹہ میں کارخانہ جاری کیا۔ یہ حسن کے حسنِ سلوک کی ایک مثال ہے جو وہ اپنے رشتہ داروں سے کرتے تھے اور ان کی بہتری اور ترقی کی تدابیر سوچتے تھے۔ آج چنتہ کنٹہ کا کارخانہ بڑے وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے۔ اور خاندان آسودہ حال اور فارغ البال ہے اور وہ اس فارغ البالی کے شکریہ میں خدمتِ دین کے لئے اپنے دل میں جوش اور اخلاص رکھتا ہے بلکہ بالکل حضرت حسن کے رنگ میں رنگین ہے اور سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے اس کے اموال اور نفوس ہر طرح آگے آگے ہیں۔

(بعد میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب لمبے عرصہ تک یادگیر کے امیر جماعت کے فرائض ادا کرتے رہے اور محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی شادی محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ سے اور محترمہ امۃ المنیر صاحبہ کی شادی محترم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم سے ہوئی۔ ان کی اولادیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ سے والہانہ عقیدت رکھتی ہیں۔ اور محترم حضرت سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم کے بڑے صاحبزادے الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کے امیر ہیں۔ ناقل)

حسن احمدیت میں خاندان کا آدم تھا

حسن کی زندگی کا مقصد انسانیت کی خدمت تھا۔ اور چونکہ قرابت داروں کا حق مقدم ہے اس لئے حسن نے اپنی ترقی کے ساتھ خاندان کے تمام افراد کو اسی شاہراہِ ترقی پر ڈال دیا۔ اور نہ صرف دُنیوی طور پر بلکہ رُوحانی رنگ میں بھی اُنہیں اُٹھایا اور ایسے رنگ میں ان کی تربیت کی کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وفادار اور ایثار پیشہ افراد ہوگئے۔

حضرت حسن کے حقیقی بھائی محمد خواجہ مرحوم احمدی تھے اور ان کا سارا خاندان احمدی ہے اور چچازاد بھائی حضرت سیٹھ محمد غوث تھے۔ اور حضرت حسن نے اپنے حقیقی بھائی کی طرح ان سے سلوک کیا۔ میں نے الفضل جلد ۳۵ نمبر ۸۵ میں حضرت محمد غوث کا مختصر تذکرہ لکھا ہے۔ اور اس میں ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن کے عملی انقلاب نے انہیں احمدیت کی طرف متوجہ کیا اور پھر وہ اس رستہ میں ایک شہید کا مقام رکھتے تھے۔ آبائی خاندان احمدیت میں داخل ہوگیا اور رشتہ داروں میں حضرت مولوی مومن حسین (سلمہ اللہ تعالیٰ) اور سیٹھ محمد حسین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ اور ان کا خاندان احمدی ہوا۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ یہ سب کے سب خاندان احمدیت کے فدائی ہیں۔ میں ان میں سے ہر ایک کے متعلق اگر مختصر سا تذکرہ بھی کروں تو یہ کتاب بہت بڑی ہوجائے گی۔ میں نے جب حضرت محمد غوث کا تذکرہ اخبار میں شائع کیا تو حضرت حسن کا حیات نامہ لکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی توفیق پاتا ہوں اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ اس مردِ باخدا کے ذکرِ خیر کی توفیق دے کر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے گا۔ میں تو ایک کمزور اور خطا کار انسان ہوں مگر ہاں حبّ الصالحین کی رُوح ضرور رکھتا ہوں۔"

(ان دنوں حضرت سیٹھ شیخ حسنؓ کے پوتا محترم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر ہیں) اور یہ جماعت بڑی شان کے ساتھ شاہراہِ غلبہ اسلام پر گامزن ہے (ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا

عزیز مکرم حبیب احمد صاحب خادم دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی نے پچھلے چند دنوں سے اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے اس کاروبار میں برکت اور والدین اور بہن بھائیوں کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے (ایڈیٹر)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرماتے ہوئے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ والوں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں۔ فدیۃ الصیام دینا چاہئے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے ذریعہ پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہش مند ہوں۔ وہ ایسی جملہ رقوم "اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے اعلانات

(۱) :- جملہ مجالس ہائے اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب کی بطور قائد علاقائی اڑیسہ نومبر ۸۹ء تا اکتوبر ۱۹۹۰ء منظوری دی گئی ہے۔ جملہ مجالس اڑیسہ موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

(۲) :- جملہ صدر صاحبان کی خدمت میں قبل ازیں یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب برائے سال ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۱ء کروا کر لغرض منظوری دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں لیکن دفتر میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قائد مجلس کے انتخاب کی کاروائی بہت سست ہے لہذا مکرر درخواست کی جاتی ہے کہ جن جماعتوں میں تاحال انتخاب نہ ہوا ہو وہ ماہ دسمبر تک کروا کر اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۳ نومبر ۱۹۸۹ء کے تازہ خطبہ کی روشنی میں جو ہدایات دی گئی ہیں اس کے تحت آئندہ ہر لجنہ بھارت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جگہ "صدر لجنہ اماء اللہ بھارت" لکھ کر مخاطب کیا کریں۔ دفتر کا ایڈریس آئندہ یہ ہوگا۔ "صدر لجنہ اماء اللہ بھارت دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت محلہ احمدیہ قادیان پنجاب 143516"

اس ماہ سے لجنہ اماء اللہ کی ماہانہ رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہر ماہ پیش کی جائے گی۔ لجنات مقررہ وقت پر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔ دس تاریخ تک رپورٹ مرکز میں پہنچ جانی چاہئے۔ تا بیس تاریخ تک حضور کی خدمت میں بھجوا دی جائے ایسا نہ ہو کہ حضور کی خدمت میں آپ کی رپورٹ نہ جا سکے۔ اور آپ دعا سے محروم رہیں اس لئے اپنی کارکردگی کو تیزی سے آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے آمین ۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

انشاء اللہ

اسلم تسلم

اسلام لاؤ تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے

(محتاج دعا)

یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

زیبِ تن

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۲۹۹۲۴۲

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ

(پیشکش)

بائی پاس سوز۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۲۰

ٹیلیفون نمبرز 43-4028-5137-5206

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے !!

زودِ ہضم عشق ۱۰/- روپے

حبوب مغید الحمرا ۵/- روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

تریاقِ معدہ ۸/- ۱۵/-

روغن کاجل

حبِ سجدہ دار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی - ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ - کلکتہ 700073

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

CALCUTTA-700073.

PHONES:- OFFICE:- 275475 - RESI:- 273903.

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار (دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS

آٹو ونگس

15, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE No } 76360 / 74380

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE:- 279203

THE JANTA,

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا) (حدیثِ نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS

DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD

MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.

P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہاں میں ، ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.

PLOT NO. 5. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.

OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI. (EAST)

PHONES: OFFICE:- 6348179 / RESI:- 6239389 } BOMBAY. PIN:- 400099

مقام مسیح موعود علیہ السلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُّحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسولؐ ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱ براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۹۸)

طالبانِ دعا } محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ نمبر ۲۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکش :- کرشن اینڈ گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیپسن ڈرلیمہ۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد ... [illegible] فون نمبر :- 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :-

ROYAL AGENCY.

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE-670001. PHONE No. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI.

(KERALA) PIN. 670303.

PHONE No. 12.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس	گلڈ لک الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)	انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایپکو ریڈیو ۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف ۔ مالکان حمید سائیکل ہارڈ ویئر ۔ صالح پور ۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR · TREKKER

[illegible] · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

آٹو ٹریڈرز کلکتہ

AUTOTRADERS,

16-MANGOE LANE,

CALCUTTA-700001

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں پیٹرول اور ڈیزل کار ۔ ٹرک ۔ بس ۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز :- 22-5222-28 ۔ اور ۔ 28-1652

"ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود صفحہ ۱۰-۱۱)

VIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ، ہوائی چپل ، نیز ربڑ ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!